الله

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیھا

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دوبار

یکم نومبر سنہ ۱۹۳۰ء
۹ جمادی الثانیہ سنہ ۱۳۴۹ھ
چندہ سالانہ ۲ روپے ۴ر
نمبر ۲۲
جلد ۴

ایڈیٹر
حکیم قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مصنف
ملک افریقہ میں تبلیغ اسلام	۳/۶	محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ کاکامری
عورتوں کے فرائض	۷/۱۱	محترمہ سعیدہ بیگم (سرگودھا)
گرین لینڈ	۱۲/۱۵	ایس اے اعجاز سیالکوٹی
شہزادی کا قاتل		
دردسر عام امراض کا علاج	۱۵/۱۸	
رسول کریم کا تعلق غلاموں سے	۱۷	مسیدہ محمودہ بیگم منٹگمری

ھدیۂ نیاز - بدرگاہ سلطان حجاز

صلّی اللہ علیہ وسلم

م	محمد مصطفےٰ ہو - مظہرِ نورِ خدا تم ہو	ا	امام مرسلین خلقِ خدا کے رہنما تم ہو
ح	حدیثِ عشقِ سوزاں کس سے کہیئے اور کیا کہیئے	ک	کہ مطلوبِ خلائق ہو تو محبوبِ خدا تم ہو
م	مری بے تابیاں از حد فزوں ہیں جانِ جاناں ہی	م	مریض لا دوا میں ہوں مسیح مجتبےٰ تم ہو
د	دلِ پُر شوق اکمل کی حکایت کیا سنائیں ہم	ل	لبِ اعجاز سے کہدو مجھے "میرے فدا تم ہو"

ریویو

میاں سلطان احمدؐ صاحب وجودی نے اکنّی کی کتابوں کا مفید سلسلہ جاری کیا ہے۔ جو لڑکے اور لڑکیوں کے پڑھنے کی چیز ہے۔ نہایت خوشخط عمدہ کاغذ اور اچھی چھپوائی اخلاقی سبق سکھانے والا:-

دادا کی موت (مرنے کی تباہ کن رسومات کے متعلق) ار

ماں کے پاؤں کے نیچے جنّت ار

حیوان نما انسان ار

گھ کی حکومت ار

مینیجر نظامیہ بک ڈپو بٹالہ سے طلب کریں

(۲) عزیز محمد افضل طالب علم بی اے کلاس کی وفات گذشتہ ہفتہ کا نہایت حسرت ناک واقعہ ہے۔ مرحوم ڈاکٹر فضل الدین صاحب کا لائق و دیندار لڑکا تھا۔ عمر ۱۸ سال۔ کالج میں اکثر انعامات حاصل کرتا رہا۔ ہمیشہ اپنے نام کے ساتھ احمدی لکھا۔ خدا تعالےٰ مغموم والدین کو صبر کا اجر جزیل بخشے ✽

مدینۃ المسیحؑ

حضرت خلیفۃ المسیحؑ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک سیاسی کتاب کی تالیف میں مشغول رہے۔ ۲۶ ر اکتوبر کو سیرت نبویؐ کا جلسہ خواتین بھی ہوا۔ جس میں کئی بی بیوں نے تقریریں کیں ✽ دہلی لاہور وغیرہ شہروں میں بھی جلسہ ہائے خواتین کا انتظام تھا ✽

قادیان میں صبح ۹ تا ½۱۰ بجے جلوس نکلا جس میں کئی ٹولیاں تھیں۔ قریبی دیہات کے لوگ بھی شامل تھے۔ مسجد مبارک کی چھت سے حضرت امام نے ملاحظہ فرمایا۔ جلسے میں بیس مختلف زبانوں میں تقریریں ہوئیں۔ ۵ بجے سے ½۶ تک حضور نے تقریر دلپذیر فرمائی نہایت دلنشین و مؤثر پیرایہ میں تاریخی واقعات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عرفان کا مقام بتایا۔ شام کو جلسہ گاہ کے قریب چراغان بھی ہوا ✽

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم نومبر ۱۹۳۰ء

ملک افریقہ میں تبلیغ اسلام

ملک افریقہ میں تبلیغ اسلام جس قدر آسان امر ہے کسی دوسری جگہ اس کی مثال بہت کم ملے گی۔ مگر اس کی طرف مسلمانوں نے بہت کم توجہ کی ہے۔ ہندوستان سے جو مسلمان آئے۔ اُنہوں نے عموماً دنیاوی مقصد پیش نظر رکھے ؛

جو کم و بیش مسلمان یہاں کے باشندے دکھائی دیتے ہیں وہ عربوں کی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔ وہ انگریزوں سے بھی پیشتر اس علاقہ میں آئے۔ اور یہاں کے باشندوں کو مسلمان بنایا۔ اس کے بعد جب انگریز یہاں آئے۔ تو رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ مشن باقاعدہ قائم ہو گئے۔ اور قریباً پچاس سال میں اُنہوں نے بہت ترقی حاصل کر لی۔ اور غریب مسلمان باشندے کمزور ہوتے گئے ؛

جس علاقہ میں آجکل میں ہوں۔ یہاں کے باشندوں کا فی الحال کوئی مذہب نہیں۔ لیکن خدا کو مانتے ہیں کیتھولک مشن والے اس علاقہ میں دورہ کر چکے ہیں۔ اور چند لڑکے تعلیم دلانے کے لئے لے گئے ہیں۔ جو کہ اپنی زبان میں تعلیم حاصل کر سکنے کے بعد مشن کے لئے مفید ہونگے۔ عنقریب کیتھولک مشن والے یہاں اس علاقہ میں مشن قائم کر لینگے۔ یہاں کی حالت یہ ہے۔ کہ اگر یہاں کے باشندوں کو دینی تعلیم دیں۔ تو وہ خوشی سے مسلمان ہو سکتے ہیں۔ مگر عیسائی مشن پوری کوشش سے اپنا کام کر رہے ہیں۔ جبکہ مسلمان کوئی اس طرف خیال نہیں کرتا۔ اگر یہاں اس ملک کے باشندوں کی مسلمانوں نے خبر گیری نہ کی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ مسلمان بہت کمزور حالت میں رہ جائینگے اور عیسائیت کے مقابلہ میں ہر رنگ میں پیچھے رہ جائینگے عیسائیوں نے جگہ جگہ مشن قائم کئے ہیں۔ اور اس میں یوروپین پادری اور مسٹرین پوری کوشش سے اپنے کام میں مصروف ہیں ؛

چند مہینوں کا واقعہ ہے۔ کہ میں کاکامری سے کنگم جو کہ ایک سو چار میل کے فاصلے پر ہے۔ بطور سیر و تفریح کے گئی۔ وہاں پر ایک کیتھولک اور ایک پروٹسٹنٹ مشن ہے۔ مجھے کیتھولک مشن دیکھنے کا اتفاق ہُوا۔ میرے ساتھ ایک ہندو بہن بھی گئیں ؛

مشن کی انچارج سسٹر اور دوسری سسٹریں بہت محبت سے پیش آئیں۔ اور مشن کی تمام عمارات مجھے دکھائیں پھر گرجا میں گئے۔ جہاں کہ مٹی کے بُت ایک کونہ میں پڑے تھے۔ ہندو بہن نے مجھ سے کہا۔ آؤ ماتھا ٹیک لیں۔ مَیں نے کہا۔ ہم مسلمان بُتوں کو ماتھا نہیں ٹیکتے۔ خدا کے سوا کسی انسان کو سجدہ کرنا شرک ہے۔ ہم تو خدا کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کیا کرتے۔ اس پر اُس نے جواب دیا۔ فلاں فلاں

مسلمان عورتیں تو جب آتی ہیں سجدہ کرتی ہیں۔ آخر ہم نے واپسی کا ارادہ کیا۔ اور سسٹر سے اجازت لی۔ اور اُس نے مجھے پھر بھی آنے کے لئے کہا۔ بلکہ کہا۔ کہ مَیں کاکامری تمہارے پاس آنیکی کوشش کرونگی۔ راستہ میں مَیں نے اپنی ہندو بہن سے کہا کہ وہ کونسی مسلمان عورتیں ہیں۔ جو گرجا میں آکر سجدہ کیا کرتی ہیں۔ مجھے ضرور اُن سے ملانا ؛

پھر ہندو بہن سے بتوں کو سجدہ کرنے کے متعلق ذیل کے سوال و جواب ہوئے:۔

سوال ۱۔ انسان کو ہر فائدہ دینے والی چیز کو پوجنا چاہیئے خواہ حجر ہو یا شجر۔ سورج ہو یا چاند وغیرہ وغیرہ اور یسوع تو پھر نیک آدمی تھا ؛

جواب ۱۔ ان چیزوں کے آگے سر جھکانے کی بجائے۔ کیوں نہ اُس ذات والاصفات کے آگے سر جھکایا جائے جس نے ان تمام چیزوں کو ہمارے فائدہ کے لئے بنایا ہے۔ یسوع علیہ السّلام تو بیشک نیک انسان تھے۔ نبی تھے۔ لوگوں کو خدائے واحد کی پرستش کی تعلیم دیتے تھے۔ اور اب عیسائی ان کو خدا یا خدا کا بیٹا بناتے ہیں۔ اور اس کو سجدہ کرتے ہیں۔

اِسلام میں خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں۔ اور ہمارے نبی کریمؐ (فداہ روحی) تو بُت پرستی کو دنیا سے مٹانے اور خدائے واحد کی عبادت کرانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ دوسرے۔ بُت جبکہ اپنے فائدہ و نقصان کو نہیں جانتے۔ خواہ ان کو کوئی توڑے خواہ جوڑے تو انسان کے لئے کیسے فائدہ مند ہو سکتے ہیں ؟

سوال ۲۔ مسلمان بھی تو اکبر کو خدا مانتے ہیں۔ اور ہر نماز میں اسی کا نام یعنی اللہ اکبر گنتے ہیں۔ تو اس میں کیا خرابی ہے جو عیسائی یسوع کو خدا یا خدا کا بیٹا مانتے ہیں ؛

جواب ۲۔ ہم اکبر کو خدا نہیں مانتے۔ بلکہ اکبر عربی کا لفظ ہے۔ جس کے معنی ہیں۔ بہت بڑا۔ تو اللہ اکبر کے معنی ہوئے۔ کہ اللہ بہت بڑا ہے۔ نہ کہ اکبر خدا ہے۔ دوسرے اکبر تو خود مسلمان تھا۔ اور خدائے واحد کی پرستش کیا کرتا تھا ؛

میرا سوال۔ آپ کو کس نے کہا ہے۔ کہ مسلمان اکبر کو خدا کہتے ہیں ؟

جواب۔ آپ کے نمازوں میں اللہ اکبر کہنے سے مَیں نے یہی خیال کیا ہوا تھا۔ کہ شائد اکبر کو خدا کہتے ہیں دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ مَیں نے ایک دو دفعہ اُن عورتوں سے جو گرجا میں جا کر بُت پوجتی ہیں۔ پوچھا بھی تھا۔ کہ آپکا مطلب اللہ اکبر کہنے سے کیا ہے۔ مگر انہوں نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ جس سے مَیں نے یہی سمجھ رکھا تھا مگر آج مجھے معلوم ہو گیا۔ کہ اُنہوں نے لاعلمی کی وجہ سے مجھے جواب نہیں دیا۔ اور آپکے جواب سے میرا ظن جاتا رہا ہے ؛

پھر اُسی دن مَیں نے ہندو بہن صاحبہ سے کہا۔ کہ مجھے ان مسلمان عورتوں سے ضرور ملانا۔ سو اُس نے وعدہ کیا اور دوسرے دن ہم دونو اُن کے گھر گئیں۔ پہلے تھوڑی دیر تو مزاج پُرسی اور اِدھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں اور کاکامری کے متعلق پوچھتی پوچھاتی رہیں۔ بعد ازیں مذاہب کے مسائل کی طرف بات چل پڑی پتہ لگانے سے معلوم ہوا۔ کہ وہ آغا خانی فرقہ کے مسلمان کہلاتے ہیں ؛

مَیں نے کہا سنا ہے۔ کہ آپ باوجود مسلمان کہلانیکے

بُت بھی پوجتی ہو. بولی ہاں کبھی کبھار گرجا میں جایا کرتی ہوں تو پوجا آیا کرتی ہوں. تو اس میں کیا حرج ہے ؛

اس پر میں نے عرض کی. جب آپ مسلمان ہیں. اور کلمہ شہادت پڑھکر خدا کو واحد معبود قرار دیتے ہیں یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تو کیا اس کا یہی مطلب ہے کہ زبان سے تو کلمہ گو کہلاؤ - اور دوسری طرف بتوں کو بھی سجدہ کرو - میں تو یہ بات سُنکر بہت حیران سی رہ گئی ہوں. آپ کو علم نہیں. قرآن کریم میں خدا کے سوا کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں ؛

بولیں ہمشیرہ ہم قرآن پڑھی ہوئی نہیں. نہ ہمارے مرد جانتے ہیں. مانتے تو ہیں. لیکن معلوم نہیں اس میں لکھا کیا ہے. نہ قرآن ہماری زبان میں ہے ؛

اس جواب نے مجھے سخت حیرت میں ڈال دیا. کہ خدایا مسلمان ایسے بھی ہیں. جو قرآن و حدیث صوم و صلوٰۃ کے احکام کو نہیں جانتے.

اس پر میں نے جواب دیا. کیوں آغاخان صاحب قرآن کریم کا ترجمہ آپ کی زبان میں نہیں کرواتے تاکہ آپ لوگوں کے لئے آسانی ہو. ایسے شخص کو ماننے سے کیا فائدہ. جو کہ آپکو خدا تک پہنچانے کا راستہ نہیں بتاتا ؛

اس پر اس نے جواب دیا. ہمارے باپ دادے اس کو مانتے آئے ہیں. اور ہم بھی اسی کو مانتے ہیں. اور دسواں حصہ آمدنی کا آغاخان صاحب کے نام پر نکالتے ہیں. حالانکہ آغاخان صاحب نے ہماری تعلیم کا کوئی انتظام وغیرہ نہیں کیا. اور خود ولایت میں عیش منا رہے ہیں ؛

اس پر میں نے کہا. جب آپ جانتے ہیں. کہ وہ کچھ نہیں کرتے. اور آپکے روپیہ سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں. تو اس حالت میں آپ کا ماننا. آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا. دوسرے انسان کے نام پر روپیہ وغیرہ نکالنا شرک ہے. علاوہ ازیں وہ انسان جو دنیا میں تمھیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا. وہ تمھیں آخرت میں کیا فائدہ دیگا. اگر وہ نیک کاموں میں خرچ کرے - تو بیشک تمھیں ثواب ملیگا ؛

جیسے ہم لوگ اللہ کے نام پر چندے دیتے ہیں. ویسے ان سے ایسے ایسے کام ہوتے ہیں جن کی مثال سالہا سال سے کہیں نہیں ملتی. اور ساتھ ہی میں نے سلسلہ احمدیہ کی خوبیاں بیان کر دیں. مثلاً لنڈن افریقہ امریکہ میں تبلیغ کی غرض سے بڑے بڑے مبلغوں کو بھیجنا. مسجدیں بنانا قوم کی خاطر قربانیاں کرنا. بچوں کی زندگیاں وقف کرنا. تعلیم دلانے کی خاطر مدارس کا کھولنا وغیرہ وغیرہ مفصل طور پر بیان کیا گیا. جس نے ان کو بہت حیرت میں ڈال دیا. کہ ایسی قلیل جماعت بھی ایسے ایسے قابل رشک کام سر انجام دے رہی ہے. اور بہت خوشی کا اظہار کیا ؛

پھر میں نے رسول کریمؐ (فداہ روحی) کی بعثت کے حالات ان کو سُنائے. اور بتایا. کہ اس وقت بھی لوگ یہی کہتے تھے. جیسے ابھی آپنے کہا ہے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریق پر پایا. اب بھی چونکہ اس زمانہ کے مثیل زمانہ آگیا ہے. اس لئے اللہ تعالےٰ نے دنیا کی ہدایت کے لئے اس زمانہ میں بھی اپنا

ایک نبی بھیجا۔ تاکہ لوگوں کو سیدھے راستہ پر لائے۔ اور وہ حضرت مسیح موعودؑ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔ نیک دل طبائع نے اس کا اعتراف کیا۔ اُس کے ہاتھ پر جان و مال قربان کیا۔ مگر کچھ لوگ ابھی مسیحؑ کی انتظار میں آسمان کی طرف ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے ہیں۔ حالانکہ وہ موعودؑ دنیا میں آکر اپنا کام کر کے اپنے بعد خلفاء اور نیک لوگوں کی قلیل جماعت کو خدا کے سپرد کرتے ہوئے مالک حقیقی سے بھی جا ملے۔ پھر دُعا پر گفتگو کو ختم کرتے ہوئے ہم گھر کو روانہ ہوئیں۔ کہ خداوند کریم تم لوگوں کو راہ راست پر لائے اور اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بالآخر میری معزز مصباحی بہنوں سے التجا ہے کہ میری معزز بہنیں ہمارے لئے دردِ دل سے دُعا فرمائیں کہ مولا کریم ہم پردیسیوں پر اپنا خاص فضل و کرم کرے اپنے حفظ و امن میں رحمت کے سایوں تلے رکھے اور کامیاب و کامران واپس قادیان شریف میں لاکر آتشِ فرقت کو کافور کرے۔ اور دینی دنیاوی امور کو قوتِ بازو سے سرانجام دینے کی کامل توفیق عطا فرمائے تا اپنے فرض سے سبکدوش ہوکر اُس کے حضور حاضر ہوں۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔ والسلام

طالبِ دُعا امۃ الرحمٰن اہلیہ ڈاکٹر احمد الدین صاحب احمدی سب اسسٹنٹ سرجن کاکامری۔ یوگنڈا

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیرکم خیرکم لاھلہ الخ کہ تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ اور مَیں تم سب سے بہتر ہوں اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں۔ اور جب تم میں سے کوئی ایک (بیوی یا خاوند) فوت ہو جائے تو دوسرا اپنے ساتھی کیلئے دعائے خیر کرے۔ (مشکوٰۃ)

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی عورت پنجوقتہ نماز پڑھے۔ اور ماہ رمضان کے روزے رکھے۔ اپنی عصمت کی حفاظت کرے۔ اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے تو وہ جنت کے جس دروازہ میں سے چاہے داخل ہو جائے۔

(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

(۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو عورت اس حال میں فوت ہو کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگئی۔

(۵) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عورت اپنے مرد کو دنیا میں تکلیف نہیں دیتی۔ مگر جنت میں اس مرد کی بیوی جو حوران بہشتی میں سے ہے کہتی ہے کہ نہ تکلیف دے اسے۔ ہلاک کرے تجھے اللہ تعالیٰ یہ تیرے پاس چند روزہ مہمان ہے۔ تجھ سے عنقریب جدا ہوکر ہمارے پاس آنیوالا ہے۔ (مشکوٰۃ)

توسیع اشاعت ہر ایک مصباحی بہن کا فرض ہے! (ایڈیٹر)

عورتوں کے فرائض

اُن فرائض کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہوں۔ جو کہ ہمارے لئے مقرر کیئے گئے ہیں۔ اور ان فرائض کو ادا کرنا ہمارے لئے ضروری ہے ؛

(۱) ماں باپ کی اطاعت و فرمانبرداری

حقوق العباد میں سے سب سے پہلے ہم کو اپنے ماں باپ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنی ضروری ہے۔ ؎

خدا کے بعد ہے ماں باپ کا حق
بڑا حق ہے بڑا حق ہے بڑا حق

حدیث میں آتا ہے۔ کہ ماں کے پیروں کے نیچے جنّت ہے۔ ہم جتنی بھی ماں باپ کی خدمت کریں تھوڑی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں نے آج تک کوئی ایسی نماز نہیں پڑھی جس میں کہ اپنے ماں باپ کیلئے دُعا نہ مانگی ہو۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم ہر روز نماز میں اُن کے لئے دُعا کریں۔ چنانچہ التحیات میں درود شریف کے بعد یہ دُعا ضرور پڑھنی چاہیئے۔ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ۔ رَبَّنَا اغْفِرْلِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ۔

آنحضرت صلعم سے کسی نے پوچھا۔ کہ کونسا عمل کریں تو جنّت ملیگی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ ماں باپ کی خدمت کریں۔ پس چاہیئے۔ کہ اس فرض کو پورے طور پر ادا کریں۔ حتیٰ کہ اگر ماں باپ ضعیف ہوں۔ اور اُن کی خدمت کرنیوالا کوئی نہ ہو۔ تو اُس شخص کو حج پر جانے کی بھی اجازت نہیں ہے کیونکہ ماں باپ کی خدمت کا فرض حج سے بھی زیادہ ضروری ہے۔

(۲) بھائی بہنوں سے مِلاپ و محبّت

دوسرا فرض یہ ہے۔ کہ بھائی بہنوں سے ملاپ و محبّت سے پیش آئیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ قریبی رشتے بنائے ہیں۔ اور ان سے تعلّق رکھنا لازم ہے۔ بھائی بہنوں کے ہم پر بڑے حق ہیں۔ بعض دفعہ مصیبت کے وقت بھی بھائی بہنوں سے ہی مدد ملتی ہے۔ سچی محبّت اور ہمدردی بھائی بہنوں کو ہوتی ہے۔ اور ہونی چاہیئے۔ ؎

بہن کو بھائی سے اُلفت چاہیئے
چاہیئے باہم محبّت چاہیئے
جبکہ دونو اک شجر کے ہیں ثمر
پھر تو خوب آپس میں اُلفت چاہیئے

(۳) خاوند کی اطاعت

تیسرا فرض خاوند کی اطاعت کا ہے۔ سب بہنوں کو چاہیئے کہ خاوند کی غیر حاضری میں کوئی کام جو اُس کی مرضی کے خلاف ہو۔ یا اُس کی اجازت نہ ہو۔ نہ کرے۔ چاہے کیسی ہی تکلیف کیوں نہ ہو۔ یہ حُکم سب پر فرض ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا روا ہوتا۔ تو میں عورتوں کو حُکم کرتا کہ وہ اپنے خاوندوں کو سجدہ کریں۔ خاوند کے گھر اور مال کی بھی حفاظت کرے۔ فضول خرچی کرکے اُس کے مال کا

نقصان نہ کرے۔ اُس پر اخراجات کا زیادہ بوجھ نہ ڈالے۔ خاوند کی عدم موجودگی میں اگر اُس کے رشتہ دار یا دوست آئیں۔ تو اُن کی خاطر تواضع اُسی طرح کرے۔ جیسا کہ اُس کی موجودگی میں ہونی چاہیئے۔ اِس طرح خاوند کی عزّت بھی قائم رہیگی۔ اور عورت بھی نیک نام اور معزز خیال کی جائیگی۔ بعض بہنوں کی یہ عادت ہوتی ہے۔ کہ اُن کے دروازے پر خواہ کوئی کیسا ہی آدمی آکر دستک دیتا یا پُکارتا رہے۔ لیکن وہ اُس کو بٹھاتا یا روٹی پانی پوچھنا تو درکنار اُس کو جواب دینا بھی اپنا فرض نہیں سمجھتیں۔ جس کی وجہ سے بعض اوقات اُن کے خاوند کو سخت ندامت اُٹھانی پڑتی ہے۔ اور وہ بیچارہ دوستوں کے سامنے گھر کی بے توجہی یا بے پروائی پر شرمسار ہوتا ہے۔ اور اس طرح سے اُس کی عزّت اور ناموس کو بھی نقصان پُہنچتا ہے۔ پس عورت کو خاوند کی عزّت اور ننگ و ناموس کی بھی حفاظت کرنی چاہیئے ٭

(۴) اولاد سے محبّت کرنا چوتھا فرض اولاد سے محبّت کرنا ہے۔ اگرچہ اس کے بتانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ اولاد سے محبّت کرنے کا جذبہ حیوانوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن انسان کا فرض یہ ہے۔ کہ اولاد سے حقیقی محبّت کرے۔ یعنی اُن کی جسمانی اور

؎ لیکن بعض خاوندوں کی طرف سے ممانعت ہوتی ہے وہ من وراء حجاب بھی کسی سے بات چیت پسند نہیں کرتے ٭ (ایڈیٹر)

رُوحانی ضرورتوں کا خیال رکھے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ۔ جس کا ایک مطلب تو یہ ہے۔ کہ اپنی اولاد کو جان سے نہ مارو۔ جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں کئی لوگ اپنی پیاری اولاد کو قتل کر دیتے تھے۔ لیکن آجکل انگریزی عملداری میں خدا کے اِس حُکم کی تعمیل قانون کے زور سے کرائی جاتی ہے۔ اولاد کو جان سے ماردینا۔ علاوہ خدا کی نافرمانی کے قانونی جُرم بھی ہے۔ میری غرض اِس وقت یہ ہے کہ اس آیت کے دوسرے مطلب کی طرف توجہ دلاؤں۔ وہ یہ ہے۔ کہ اگر کوئی ماں اپنے بچے کو علم نہیں پڑھاتی۔ تو وہ اولاد کو قتل کرتی ہے۔ کیونکہ اپنی اولاد کو بُرے کاموں سے نہ روکنا بھی اُن کو قتل کرنا ہے۔ سچی محبت یہی ہے کہ اُن کی عادتوں کو سُدھارا جائے۔ علم پڑھایا جائے دین سکھایا جائے۔ بُری صحبتوں میں بیٹھ کر ایسے ایسے نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہ جس کی وجہ سے بڑے ہو کر بعض اوقات جیل خانوں میں انہیں جانا پڑتا ہے یا پھانسی کی سزا پانا پڑتا ہے۔ پس یہ بھی ایک قسم کا اولاد کو قتل کرنا ہی ہے۔ بعض مائیں غلط طور پر محبت کا استعمال کرتی ہیں۔ اور لاڈ اور پیار کے یہ معنی سمجھتی ہیں۔ کہ اُن کو کسی بات سے روکا نہ جائے۔ ایک اور صورت بھی اولاد کو بگاڑنے کی ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ اولاد کے سامنے خود ایسے کام کیئے جائیں۔ جو کہ بُرے اور اخلاقی گراوٹ کے ہوں۔ کیونکہ بچے اپنے ماں باپ کی نقل کرتے ہیں۔ اگر وہ دیکھیں گے کہ ہمارے ماں باپ لوگوں کا گِلہ شکوہ اور بدگوئی اور بدزبانی

یا چوری یا کسی اور قسم کی بدی میں لگے رہتے ہیں - تو اولاد بھی اس کام کو معمولی خیال کرنے لگے گی - اور اس کام کو گناہ نہ سمجھے گی - ایسی صورت میں اگر کسی وقت ماں باپ اُن کو اس بدعادت سے منع بھی کرینگے - تو اولاد پر اس کا کوئی اثر نہ ہوگا - کیونکہ اُن کا اپنا عمل اس کے خلاف ہوگا - اگرچہ کوئی ماں باپ یہ پسند نہیں کرتا - کہ اُن کی اولاد میں وہ بدیاں ہوں - جو خود اُن میں کسی وجہ سے پیدا ہو گئی ہیں - لیکن یہ خواہش اُن کی تب ہی پوری ہوگی - جب وہ اپنے آپ کو اُن بدیوں سے پاک صاف رکھیں گے - یا کم از کم وہ اپنی غلطیاں اپنی اولاد پر ظاہر نہ ہونے دینگے - اگر کوئی ماں باپ خود اولاد کے سامنے شراب پیتے ہوں - اور ساتھ ہی یہ چاہتے ہوں کہ ہماری اولاد اس سے بچی رہے - تو وہ اپنی اس خواہش کو کبھی پورا نہ کر سکینگے - جب تک پہلے اپنا نمونہ اچھا نہ بنا لیں - پس سو نصیحت کی یہی ایک نصیحت ہے - کہ دیگراں را نصیحت و خود را فضیحت والا کام ہرگز نہ کیا جائے ◆

(۵) اُستاد کا حق

پانچواں حق اُستاد کا ہے - کہ جس نے اندھیرے سے ہم کو نکالا - اور نور کی طرف لا ڈالا - جس جس سے کوئی علم یا ہنر یا نصیحت کی بات حاصل کی جائے وہ سب اُستاد ہیں - اُن سب کا ادب کرنا چاہیئے - ماں باپ کے بعد اُستاد کا حق ہے - کہ جس نے ہماری زندگی سنوار دی اور حیوانوں سے انسان بنا دیا - کیونکہ جاہل تو حیوان کے برابر ہے - حدیث شریف میں آتا ہے - مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰہَ ط جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر گذار نہیں ہو سکتا - قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے اُستادی کے حقوق سمجھانے کے واسطے حضرت موسیٰؑ اور خضرؑ کا قصہ بیان فرمایا ہے - اور اس میں یہ سمجھایا ہے - کہ حضرت موسیٰؑ اپنے اُستاد کے حکم پر چل کر خاموش نہ رہ سکے - جس کی وجہ سے وہ زیادہ علم حاصل کرنے سے محروم رہے - اگر وہ اپنے اُستاد کی فرمانبرداری پورے طور پر کرتے جاتے تو اور بھی بہت سا علم حاصل کر سکتے تھے ◆

(۶) رشتہ داروں کا حق

چھٹا فرض رشتہ داروں کا ہے - بعض لوگ رشتہ داروں کو چھوڑ کر دوسروں سے زیادہ ملاپ و محبت ڈال لیتے ہیں - اور رشتہ داروں کا خاص حق ادا نہیں کرتے - خدا تعالیٰ نے رشتہ داروں کے متعلق قرآن شریف میں فرمایا ہے - وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی ۝ کہ والدین کے ساتھ احسان کرو - اور قریبیوں کے ساتھ - اور یتیموں کے ساتھ - جس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ اُن کے ساتھ میل ملاپ رکھو - خدمت کرو - اور ہر طرح کا حسن سلوک کرو - اور دوسری صورت یہ ہے کہ اگر اُن میں دینی یا اعتقادی غلطی ہو تو اُن کو تبلیغ کرو - جیسا کہ نبی کریم صلعم نے اپنے دعویٰ نبوت کی ابتداء میں اپنے تمام رشتہ داروں کو اکٹھا کر کے پہلے انکو دعوت کھلائی - اور پھر اپنا دعویٰ پیش کر کے اُس پر ایمان

لانے کا وعظ فرمایا ۔

(۷) ہمسایوں کا حق

ساتواں حق ہمسایوں کا ہے ہمسایوں کا حق خدا تعالے نے بہت زیادہ رکھا ہے۔ آنحضرت صلعم کو یہاں تک خیال پیدا ہو گیا تھا۔ کہ شاید خدا کی طرف سے جائیداد میں سے ہی ہمسایہ کا حصہ ہی مقرر ہو جائیگا۔ قیامت کے دن ہمسائے سے پوچھا جائے گا کہ فلاں شخص تمھارا ہمسایہ تم سے کیسا سلوک کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ ۝ وَبِذِي الْقُرْبٰى وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۝ عبادت کرو اللہ کی اور نہ شریک ٹھیراؤ کسی کو اور ساتھ والدین کے احسان کرو اور رشتہ دارو سے اور یتیموں کے اور مسکینوں کے ساتھ اور ہمسایہ رشتہ داروں کے ساتھ اور پڑوسی اجنبی کے ساتھ اور دوست ہمنشین کے ساتھ اور مسافر کے ساتھ احسان کرو۔ اس حق میں ایک یہودی یا عیسائی غیر مسلم سب یکساں ہیں۔ اور سب کا ہم پر حق ہے ۔

(۸) مہمان نوازی کا حق

آٹھواں حق مہمان نوازی کا ہے جس گھر میں مہمان آتا ہے۔ اس گھر میں خدا تعالیٰ برکت ڈال دیتا ہے۔ جس وقت گھر میں مہمان آئے۔ اسے اس وقت یہ نہ پوچھنا چاہیئے۔ کہ کچھ کھاؤ گے یا نہیں۔ بلکہ جو کچھ اس وقت حاضر ہو۔ سامنے لاکر رکھ دینا چاہیئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جب فرشتے دو بیٹوں کی خوشخبری لیکر آئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی وقت بھنا ہوا بچھڑا سامنے لاکر رکھدیا۔ مہمان کے آنے سے خوش ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ اپنی قسمت ساتھ لیکر آتا ہے۔ آنحضرت صلعم کے ایک صحابی کا واقعہ میں آپکو سنا دیتی ہوں۔ کہ اس صحابی کے ہاں کچھ مہمان آگئے۔ تو اس صحابی نے گھر آکر اپنی بیوی سے پوچھا کہ کھانے کے لئے کیا کچھ ہے۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ بچوں کے لئے کھانے کو ہے زیادہ نہیں۔ تو پھر اس صحابی نے کہا۔ کہ بچوں کو بہلانے کے لئے ایک خالی ہنڈیا میں پانی ڈالکر چولھے پر چڑھا دو۔ اور بچوں کو بہلا کر سلا دو۔ اور جو کھانا ہے۔ وہ مہمانوں کو کھلا دیں پھر وہ کھانا لاکر مہمانوں کے آگے رکھ دیا۔ جب مہمان کھانا کھانے لگے تو صحابی کی بیوی نے چراغ بجھا دیا۔ اور وہ صحابی بھی ساتھ کھانے کے لئے بیٹھ گئے۔ مگر انہوں نے ایک لقمہ بھی نہ کھایا۔ ہاتھ بھی برتن کے پاس لے جاتے۔ اور منہ بھی ہلاتے اور کھانے کی آواز بھی نکالتے تھے۔ تاکہ مہمان سمجھیں کہ یہ بھی کھانا کھا رہے ہیں۔ اور بچوں کو بھی بھوکا ہی سلا دیا۔ اس واقعہ کی خبر آنحضرت صلعم کو خدا تعالیٰ نے رات کو ہی دے دی۔ جب صبح وہ صحابی مسجد نبوی میں گئے۔ تو آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ کہ آج رات خدا تعالیٰ اس بات سے بہت ہنستا ہے اور خوش ہوا ہے۔ جو رات تم نے اپنے مہمانوں کی خاطر کی ہے۔ ایک اور

واقعہ جو ہمارے امام حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کا ہے۔ وہ میں آپکو سُنا دیتی ہوں۔ کہ ایک رات بے وقت اُن کے گھر میں مہمان آ گئے۔ حضرت اُمّ المؤمنین صاحبہ نے قدرے تنگی اور تکلیف کا اظہار کیا۔ تو حضرت مسیح موعودؑ نے اُن کو ایک کہانی سُنانی شروع کر دی۔ کہ دو مسافر ایک درخت کے نیچے رات بسر کرنے کے لئے آ ٹھیرے۔ اُس درخت کے اوپر دو پرندے رہتے تھے۔ اُنہوں نے سوچا۔ کہ ان مہمانوں کی کیا خاطر کریں۔ ایک نے کہا۔ کہ اپنا گھونسلا نیچے پھینک دیں۔ تاکہ اس کو جلا کر آگ سے تاپیں۔ یہ خیال کر کے اُنہوں نے اپنا گھونسلا نیچے پھینکدیا۔ اِس کے بعد انہوں نے سوچا۔ کہ ان کو کھانے کے لئے کیا دیا جائے۔ ایک نے کہا۔ کہ مَیں اپنے آپکو نیچے گرا دیتا ہوں۔ اور یہ مجھ کو ذبح کر کے کھا لینگے۔ یہ کہکر اُس نے اپنے آپ کو نیچے گرا دیا۔ جب یہ کہانی حضرت اُمّ المؤمنین صاحبہ نے سُنی۔ تو اُسی وقت مہمانوں کے لئے کھانا تیار کرنے لگ گئیں۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم بھی اِن نصیحتوں پر عمل کریں۔ اور جس طرح ہو سکے مہمانوں کی خدمت کریں۔ (اللّٰھمّ آمین)

(۹) غلاموں کا حق اس کے بعد اللہ تعالےٰ نے غلاموں کا حق فرمایا ہے۔ اَوْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ۔ جن آدمیوں کے تم مالک بنائے گئے ہو۔ اُن کے ساتھ بھی احسان کرو۔ وہ غلام جو پہلے زمانہ میں ہُوا کرتے تھے۔ اُس قسم کے تو آجکل ہمارے قبضہ میں نہیں ہیں۔ لیکن خادم اور خادمہ عموماً بڑے لوگوں کے گھروں میں ہوتے ہیں۔ اُن سے بھی نیک سلوک کرنا چاہیئے۔ اُن کے کام میں اُن کی مدد کیجائے کھانا اور کپڑا ضرورت کے مطابق دیا جائے۔ بات بات پر جھڑکنا اور مارنا پیٹنا نہیں چاہیئے۔ نبی کریم صلعم غلاموں پر نہایت شفقت کیا کرتے تھے۔

(۱۰) رُوحانی رشتہ ظاہری رشتوں کے علاوہ ایک باطنی اور رُوحانی رشتہ بھی ہے۔ جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کُلُّ مُؤْمِنٍ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ۔ یعنی تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں اُن کے درمیان صلح صفائی اور محبّت و اخلاص سے وقت بسر کرنا چاہیئے۔ اِس رُوحانی رشتہ کے بانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم ہیں جو ہم سب کے رُوحانی باپ ہیں۔

(۱۱) نبی کریم صلعم کے بعد اُن کے خلفاء اور جانشینوں کا سلسلہ ہے۔ وہ بھی ہمارے روحانی باپ ہیں۔ جن کو عام اصطلاح میں مرشد کہا جاتا ہے۔ ایک مرشد کے جتنے مرید ہوں۔ وہ پیر بھائی یا مرشد بھائی یا روحانی بھائی کہلاتے ہیں۔ اس واسطے ہم سب احمدی بہنوں کو اپنی دوسری احمدی بہنوں کے ساتھ روحانی تعلّق قائم رکھنا اور اُس تعلّق کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ جسمانی تعلّق تو کسی صورت میں ٹوٹ نہیں سکتا۔ لیکن روحانی تعلّق نازک ہوتا ہے۔ اور یہ تعلّق تب ہی قائم رہتا ہے۔ جبکہ رُوحانی سلسلہ قائم رہے۔ ذرا سا سلسلہ سے تعلّق کم ہو جائے تو یہ رشتہ بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ پس اب مَیں اپنا مضمون ختم کرتی ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتی ہوں۔ کہ خداوند تعالےٰ ہم سب بہنوں کو اِن فرائض پر عمل کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ربّ العٰلمین۔

گرین لینڈ (سبزستان) کے اُس پار

گرین لینڈ شمالی امریکہ کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ اس کا تقریباً ۴/۵ حصہ منطقۂ باردہ میں واقع ہے سطح زمین پر ہمیشہ برف جمی رہتی ہے۔ کچھ پیدا نہیں ہوتا۔ سردی کے مارے انسانی زندگی وہاں بسر نہیں ہو سکتی، البتہ سواحل (خصوصاً مغربی سواحل) پر کہیں کہیں چھوٹی موٹی بستیاں ہیں۔ یہ اس وجہ سے کہ وہاں خلیج میکسیکو کی گرم رو کے - - - اثر سے سردی کچھ کم ہو گئی ہے۔ اندرونی حصہ میں پہنچ دشوار ہے۔ پہلا شخص جس نے گرین لینڈ کے اندرونی برف کے پشتوں کو طے کر کے مشرقی ساحل سے مغربی ساحل پر قدم رکھا فرجاف نانسن (Fridhjof Nansen) تھا۔

یہ متجسس (Explorer) ۱۸۶۱ء میں کرسچیانیا میں پیدا ہوا۔ ہوش سنبھالا تو اور لڑکوں کی طرح یہ بھی سکول جانے لگا۔ جب دیکھو نئی نئی زمینوں کی دریافت سُننے میں بڑا منہمک۔ اکیسویں برس یونیورسٹی سے فارغ ہوا۔ اتفاق سے اُن دنوں ایک جہاز سیز برگن (Spitzbergen) اور بحرِ منجمد شمالی کی طرف جانیوالا تھا۔ موقع تھا اچھا۔ دل کی پوری کی۔ یہ اُس کی پہلی بار تھی کہ بحرِ منجمد شمالی کی آب و ہوا سے آشنا ہوا۔ وہاں کی برفباری، بلا کی سردی سے دوچار ہونا پڑتا۔ مگر اس قسم کی سردی بھی کہیں ٹھٹھر نے سے اُس کی ہمت نہ توڑ سکی۔ بلکہ دل تھا کہ رہ رہ کے بڑھتا دل میں ٹھان لیا کہ بس گرین لینڈ کے اِس پار سے اُس پار ہی جا کے دم لوں گا۔ آفت آئے یا بلا، سردی چاہے جتنی ہو۔

چھ سال بعد پھر وہ جان جوکھوں کیلئے گھر سے نکلا۔ ساتھ تین اور ناروی (ناروے کے رہنے والے) اور دو لیپلنڈر تھے۔ کُل چھ آدمی کی جماعت تھی۔ کھانے پینے اور سونے کا سامان اور چند ایک چھوٹی چھوٹی ضروری چیزیں۔ پانچ ہاتھ برفی گاڑیوں پر باندھی گئیں۔ ہر ایک کے پاس ایک برفی جوتا کا جوڑا تھا۔ اِن جوتوں کے نیچے لمبی لمبی چپٹی لکڑی کی تختیاں لگی رہتی تھیں۔ تختی سات آٹھ فٹ لمبی اور تین چار انچ چوڑی ہوتی ہے۔ ویسے تو بغیر اِنکے برف کی تہ پر چلنا نہایت دشوار ہے بلکہ بعض جگہ ناممکن بھی، مگر ان سے بھی چلنا کچھ آسان نہیں۔ مشق کی ضرورت ہے۔ خوش قسمتی جانئے چھیوں کو برفی جوتوں سے ڈگے بھرنے کا بڑا محاورہ تھا۔

مہم ۹ رمئی ۱۸۸۸ء میں روانہ ہوئی۔ آئس لینڈ (برفستان) تک ایک ڈینی (Danish) جہاز میں گئی۔ وہاں نانسین نے ایک اور جہاز کپتان کو گرین لینڈ کے سواحل کے نزدیک تک جانے پر رضامند کر لیا۔ خدا خدا کر کے پانچ ہفتے کے بعد گرین لینڈ کا ساحل نظر آنے لگا۔ مگر وہاں تک جانا جہاز کے بس میں نہ تھا۔ سمندر منجمد تھا۔ برف کے پشتے پڑے تیرتے تھے۔ یہ چھ آدمیوں کی جماعت ایک کشتی میں اُتر گئی۔ کہ برف میں پانی کے جو دھارے تھے اُن سے ہوتے ہوئے ساحل تک پہنچیں۔ ایک ڈگ بھی بڑھنے کے لئے سوچنا پڑتا تھا کہ کدھر سے گذر جائے۔ کیونکہ اتنے بڑے بڑے گلیشیر تھے۔ کہ اللہ اکبر۔ ٹکر لگے تو بڑے بڑے جہاز غرق ہو جائیں۔ کشتی کی تو بساط ہی کیا تھی۔ اِس سبب سے خواہ مخواہ اُن کو سست رفتار

ہونا پڑا۔ جہاز نے چلتے ہوئے الوداع کی توپ چلائی۔ اور اِن چھ جانوں نے سمجھ لیا۔ کہ انسانوں سے سلسلہ منقطع ہوگیا۔ اِس مقام کا نام جیبسن ہے۔ یہ جماعت دن بھر بڑی سرگرمی سے سفینہ رانی کرتی۔ مگر ہوا کے طمانچے بھی کہتے کہ بس ہمیں ہیں۔ بعض موقعوں پر تو ڈوبا ہی چاہتے تھے۔ کہ بال بال بچ گئے۔ سمندر میں پانی کی رَو کا رُخ جنوب کی طرف تھا۔ آہستہ آہستہ اِن کو اُسی رُخ لیتی گئی۔ پر خوش نصیبی یہ کہ اُدھر ہی خشکی نزدیک تھی۔ آخر کچھ دنوں کے بعد ایک برف پوش جزیرہ پر پہنچے۔ کہ وہاں سے خشکی بس "دیہ" تھی۔ شکر خدا کر کے گرین لینڈ کی مدفون برف زمین پر قدم رکھا۔ یہاں اسکیمو لوگوں کی ایک چھوٹی سی بستی تھی۔ برف کے غار نما گھر۔ مٹی پتھر کا پتہ نہیں۔ اِن لوگوں کی کل کائنات رینڈیر اور رجت دار کتے ہیں۔ رینڈیر بڑے کام کی چیز ہے۔ بوجھ اُٹھاتا ہے۔ برفانی گاڑی میں جوتا جاتا ہے۔ اِسکیمو اس کا گوشت بھی کھاتے ہیں۔ چربی سے مشعلیں روشن کرتے ہیں۔ چمڑے اور پوستین کو اوڑھنے پہننے کے کام میں لاتے ہیں۔ اِسکیمو مچھلی پر بسر کرتے ہیں۔ یہ لوگ اس جماعت سے اچھی طرح پیش آئے۔ اور اِن کی آسائش کا خیال رکھا۔

نانسین آگے بڑھنے سے پیشتر اچھے راستے کی تلاش میں نکلا۔ اس دن کا کام بس مشکل تھا۔ جگہ جگہ پاؤں برف میں دھنسے جاتے تھے۔ ہر وقت ہوشیاری سے رہنا پڑتا تھا۔ کہ کسی شگاف میں نہ گر جائیں۔ اِن شگافوں کی گہرائی کا کوئی ٹھکانا ہی نہیں ہوتا۔ پاؤں پھسلا اور جان گئی۔ یوں سمجھو کہ برف کی دو نیلی نیلی بہت گہری دیواریں ہوتی ہیں۔ بڑا رونا اس کا تھا۔ کہ شگاف عین زاویہ قائمہ پر رُخ کے سامنے آجاتے تھے۔ اور اُلٹے پاؤں پھر کر دوسری طرف سے نکلنا پڑتا تھا۔ کہیں کہیں اِن پر برف کے کمزور سے پُل بھی بن گئے تھے۔ مجبوراً ہتھیلیاں گھٹنے ٹیک کے آہستہ آہستہ چوپایوں کی طرح پار ہوتے نہ بنتی۔ آخر یہ ایک ٹیلے پر پہنچے۔ یہاں سے اندرونی برف کا منظر دکھائی دیتا تھا۔ جدھر دیکھو سفیدی ہی سفیدی۔ کہیں کہیں البتہ سیاہ سیاہ چٹانیں تھیں۔ جابجا شگاف تھے۔ رات اِن کی ایسے ہی گذری صبح پانچ بجے تک واپس اپنے خیمے میں پہنچ گئے۔

۱۵ راگست کو اپنی کشتی ایک غار میں چھوڑ کر مغرب کے رُخ گامزن ہوگئے۔ قدم زنی میں وہی صعوبتیں تھیں جو بیان ہوچکی ہیں۔ پہلے بتدریج سطح بلند ہوتی گئی۔ یہ جماعت اس طرح چلتی تھی۔ کہ ایک پیچھے دوسرا ایک قطار میں ہوتا تھا۔ ایک لمبی رسّی میں سب اپنی اپنی کمریں ایک کے پیچھے دوسرا کھڑا ہو کر باندھ لیتے تھے۔ اِس سے یہ فائدہ مدِ نظر تھا کہ اگر خدانخواستہ پیشرو اچانک کسی شگاف میں پھسل پڑے تو باقیوں کے ساتھ بندھے ہونے کے سبب سے قعرِ عمیق کا لقمہ نہ ہو جائے۔

دِن بھر چڑھائی پر چڑھنے کے باعث اِن کے اعضاء مضمحل ہوجاتے۔ سرِ شام خیمہ تان کر کھانا کھاتے یہ کھانا کیا تھا؟ مقوی خوراک کی گولیاں تھیں۔

کچھ دیر خوش گپّی ہوتی - اور پھر ہر ایک اپنے اپنے تھیلے میں گھس کر سو رہتا - یہ تھیلے رینڈیر کی کھال کے تھے ۔ رینڈر کی کھال بہت گرم ہوتی ہے۔ لیکن برودت اِسقدر تھی کہ اُس میں بھی وہ ٹھٹھرے رہتے تھے ۔ دن ہونے پر وہی چلا چل تھی - ایک اور بات کی بڑی تکلیف تھی ۔ اعجاز! خدا کی قدرت ہے - چاروں طرف پانی تھا - مگر منجمد - وہ پی نہ سکتے تھے ۔ اُنہیں میسّر نہ تھا - قدرت اپنے راز چھپاتی ہے ۔ انسان کو ڈراتی ہے - دھمکاتی ہے ۔ ہر طرح کا حفظ کرتی ہے یہ متجسس جو گرین لینڈ کے اندرونی حصّے کا انکشاف کرنے چلے تو ان پر کس ستم ظریفی سے پانی بند ہے لیکن انسان بھی بڑا حکمتی ہے ۔ یہ اپنے جسم کے ساتھ کُپّے باندھ رکھتے ۔ اُن میں برف ڈالدیتے - جو حرارت جسمانی سے ذرا ذرا پگھلتی رہتی پر اتنے سے پانی سے تشنگی کہاں بجھتی اسلئے مغربی ساحل پر پہنچکر انکو جب ایک خوشنما جھیل نظر آئی - تو خوب سیر ہو کر پانی پیا - نصف سے زائد مسافت طے کر چکے - تو اُترائی شروع ہو گئی - پیچھے کی جانب سے تیز ہوا سامنے کو چلتی تھی - ایسے میں نانسین کو "سفینہ رانی" کی سوجھی برفانی گاڑیوں کو جوڑ کر سفینہ سا بنالیا - اب بڑی تیز رفتاری سے سفر کٹنے لگا - پر ایک خطرہ تھا - کہ کہیں برق روی میں کسی قعرِ عمیق میں نہ جا رہیں - اسکے بعد ڈھلوان بھی زیادہ ہو گیا اور شگاف بھی نظر آنے لگے - وہ پھر برفانی جوتوں سے جادہ پیما ہوئے - لیکن اب کی وہ پاگرانی نہ رہی - کیونکہ اُنہیں معلوم ہو گیا کہ خشکی زمین اب قریب ہی ہے - پانچ دن کے بعد برف کا قضیہ ختم ہُوا - یہاں ایک جگمگ جگمگ کرتی جھیل انہیں نظر آئی - تھکے پیاسے جی کھولکر پانی پیا ۔ اُنہیں ایسا معلوم تھا - کہ بحر پیمائی کے بعد کنارے اُترے ہیں - وہ بغیر کسی اور نئے حادثے کے گاڈتھاب (God thaab) کی بستی میں پہنچ گئے - اور پہلی دفعہ گرین لینڈ بحرِ برف عبور ہُوا ؛

قطب شمالی تک پہنچ

بلا کی برودت سخت سردی - زمہریری پالا قلتِ آب غیر منجمد ، راستے کی دشوار گذاری - یہ اسباب ہیں کہ قطبین تک پہنچ مشکل ہے - آج سے قریباً تین سو برس سے قطب شمالی تک جانے کے لئے سعی و کوشش کا ہاتھ نچلا نہ رہا - مگر ہر بار ہر دفعہ ہر موقعہ پھر ہر مہم کامیابی کا مُنہ دیکھنے سے بے نصیب رہی - اٹھارھویں صدی کے اواخر میں پارلیمنٹ نے اعلان کیا کہ جو شخص قطب شمالی تک جانے میں کامیاب ہوگا - اُسے پانچ ہزار پونڈ انعام دیا جائیگا - بہتیرے انعام حاصل کرنیکی خواہش میں بے سود بے فائدہ لاحاصل کوشاں ہوئے لیکن اعجاز! انسان جس بات کی ٹھان لے - اسکے لئے جان لڑا دیگا مگر کبھی نہ کبھی کر کے ہی رہیگا - ۱۹۰۹ء میں اخبارو میں خبر نکلی کہ کمانڈر پیری (Peary) منزلِ مقصود تک پہنچ گیا ہے - کمانڈر موصوف جولائی ۱۹۰۸ء میں نیویارک سے جہاز روز ولٹ (Roosevelt) میں بعزمِ مذکور روانہ ہُوا - خاکنائے داؤد (Davis) خلیج بیفن اور سمتھ ساؤنڈ سے ہوتا ہُوا گرین لینڈ کے شمال مغربی حصّہ میں پہنچا - کیپ شریڈن میں

ماہ ستمبر سے قیام کیا اور موسم سرما وہیں گزارا۔ اس اثناء میں سامانِ سفر اور خورد و نوش کی چیزیں کیمپ کولمبیا میں بھیجتا رہا۔ دوسرے سال یکم مارچ کو اس نے کولمبیا کو چھوڑا اور آگے بڑھا۔ پانچ ہفتے بعد یعنی چھ اپریل کو ایک تکلیف دہ سفر کے بعد اُس کی وہ تمنا بر آئی جو برسوں اُسکے سینہ میں پلتی رہی تھی۔ اعجاز! قطب شمالی بھی ایک عجیب مقام ہے۔ جس کا نہ شمال! نہیں کوئی مشرق نہیں کوئی مغرب نہیں وہ یہ سب آپ ہی ہے۔ اُس کا صرف جنوب ہی جنوب ہے۔ جہاں تابستان میں دن ہی رہتا ہے۔ جہاں زمستان میں رات ہی رہتی ہے۔ اے خدا! تیرا عالم طلسم خانہ ہے۔ مگر جب ہم کسی طلسم کا راز پا جاتے ہیں ہماری حیرت جاتی رہتی ہے۔ ہم ایک پھیکا پن محسوس کرتے ہیں۔ وہ مزا نہیں رہتا جو ہمیں حیرانی دیتی تھی۔ (از سعید احمد اعجاز سیالکوٹی۔ پٹنہ)

مکھن بڑے وزن اور ترکیب

وزن میدہ ایک سیر۔ گھی ایک سیر۔ کھانڈ ڈیڑھ سیر۔ کیوڑہ چھٹانک بھر۔

ترکیب۔ میدہ کو پاؤ بھر گھی میں ڈالکر خوب مسلیں پھر آدھ پاؤ گھی ڈالکر خوب اُلٹ پلٹ کر کے اسے ملیں اور تھوڑا توقف کر کے بڑے بناکر نرم آنچ پر گھی میں تلیں اور کھانڈ سفید کا شیرہ چست بناکر تیار رکھیں اور کیوڑہ اس میں ڈالیں۔ پھر گرم گرم بڑے اسمیں ڈالکر شیرینی اس پر لت کر کے چڑھائیں نہایت ہی خوش ذائقہ ہونگے۔ راقمہ خاکسار لیاقت زمانی بیگم بلب گڑھ ضلع گوڑگانواں

شہزادی کا قاتل پروانہ

شہزادی کارا ویلا نیپلز میں تھی ایک رات وہ ہنسی خوشی اپنے سونے کے کمرہ میں گئی۔ صبح دیکھا گیا۔ کہ شہزادی ہلاک ہوگئی ہے۔ گولی اس کے عین سینہ پر لگی ہے۔ اور اس کا اپنا پستول میز پر جہاں اس نے رکھا ہوا تھا۔ عین اسی حالت میں پڑا ہے کسی انسانی ہاتھ نے اسے چھوا تک نہیں۔ اور نہ ہی کوئی اور شخص شہزادی کے کمرہ میں رات کے وقت داخل ہوا۔ شہزادی کے رشتہ دار پبلک اور پولیس سخت حیران تھے۔ اور یہ گتھی کسی طرح سلجھنے میں نہ آتی تھی۔ چونکہ خاوند اور بیوی کے درمیان ناچاقی رہتی تھی۔ اس لئے اسے شبہ میں گرفتار کر لیا۔

جب شہزادی کی لاش کا پوسٹ مارٹم ہوا تو پتہ لگا کہ شہزادی کے سینہ میں گولی اس کے اپنے پستول سے لگی ہے۔ سوال پیدا ہوا کہ کیا میز پر پڑا ہوا پستول خود بخود چلکر شاہزادی کو ہلاک کر سکتا ہے؟ کوئی بھی اسکا جواب اثبات میں نہیں دے سکتا تھا۔ پستول ضرور چلا اور شہزادی ہلاک ہوئی۔ آخر کار سراغرساں کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اس نے دیکھا۔ کہ جس میز پر پستول پڑا تھا وہاں ہی اس نے ایک پروانہ مردہ پایا۔ یہ بڑے پروانے اٹلی میں عام پائے جاتے ہیں۔ اسی میز پہ ایک موم بتی بھی پائی گئی۔ پتہ لگا۔ کہ رات کے وقت پروانہ موم بتی کی روشنی پر فدا ہونے کے لیے آیا اور جلکر میز پر گرا پروانہ کے جلنے کا

راز تو معلوم ہو گیا۔ لیکن شہزادی کی ہلاکت کا سوال اب بھی معمہ ہی رہا۔ سراغرساں کا دل کہہ رہا تھا کہ شہزادی کی ہلاکت میں اس پروانے کا ضرور ہاتھ ہے۔ اسی نظریہ کے ماتحت اس نے ریوالور کی لبلبی کو بغور دیکھا تو اُسے پروانے کے پر کی جلی ہوئی راکھ نظر آئی۔ چنانچہ اس نے یہ نتیجہ نکالا کہ موم بتی سے پروانہ جلکر لبلبی پر گرا اور ریوالور چل گیا۔ اور پروانہ پرے جا گرا اور گولی شہزادی کی چھاتی میں لگی۔ جو اس ہلاکت کا باعث ہوئی۔ عدالت نے اس نظریہ کو تسلیم کر لیا اور شاہزادی کے خاوند کو بری کرکے پروانہ کو شاہزادی کا قاتل قرار دیا ٭

بادام پستے کی کھچڑی وزن و ترکیب

پستہ پاؤ بھر۔ بادام پاؤ بھر۔ چاول آدھ سیر۔ گھی آدھ سیر۔ لونگ الائچی مرچ سیاہ زعفران ہر ایک دو ماشہ۔ بالائی پاؤ بھر۔ سہاگہ چوکیا۔ سبز گلابی۔ پھٹکری بقدر حاجت۔ نمک تین تولے۔ دودھ ایک سیر۔

ترکیب۔ پہلے حسب معمول صرف پانی کرکے سہاگہ دیگچی اور پھٹکری کے بادام کو گلائیں بعدہٗ دودھ میں جوش کریں پھر گھی میں لونگ سے خوشبو کرکے بریاں کریں اور تھوڑے دُودھ میں بالائی زعفران میں چھانکر بادام و پستوں میں ڈال دیں اور قدرے جوش دیکر رکھ لیں اور چاولوں کو دھو کر لونگ الائچی گھی سے بگھار کر پانی میں جوش دیں جب دو آدھ گھنٹے ہو جائیں بادام و پستوں میں ملا کر بقیہ گھی ڈالکر مُنہ دیگچی کا بند کرکے دم کھانے کو رکھدیں بعد دم کھا جانے کے وُہ تناول فرمائیں۔ انشاء اللہ یہ کھچڑی نہایت لذیذ ثابت ہوگی ٭ راقمہ خاکسار لیاقت زمانی بیگم بلب گڈھ ضلع گوڑگانواں

دردِ سر

دردِ سر کے کئی وجوہات ہیں۔ موٹے موٹے اسباب (۱) بدہضمی (۲) صفراوی عارضہ (۳) نروسنس (Nervousness) (۴) ضعف دماغ (۵) وجع مفاصل (Rheumatism) یا شدید چوٹ ہیں۔ صفراوی دردِ سر جلاب یا مقی (قے آور دوا) سے یا سر پر برف رکھنے سے۔ یا گرم پانی سے غسل کرنے سے۔ یا گرم گرم چائے۔ کافی۔ یا قہوہ پینے سے اچھا ہو جاتا ہے۔ جب درد اچھا ہو جائے تو تیز قدمی سے ٹہلنا چاہیئے۔ سال والٹیائل (Sal Volatile) ۳۰ دردِ سر کے لئے مفید ہے۔ ۴ دردِ سر جو عموماً زیادہ دماغی محنت کرنے سے ہو جاتا ہے۔ دماغ سوزی چھوڑ کر مکمل آرام کر لینے سے جاتا رہتا ہے۔ ایسے درد میں کسی ٹانک (Tonic) کا استعمال بھی ضروری گننا چاہیئے۔ ۵ کی قسم کا درد عموماً سر کی کسی ایک طرف ہوتا ہے اور ٹیس سی اُٹھتی ہے اِس درد کے جو معمولی علاج گھروں میں کیئے جاتے ہیں وہی مفید ہیں ٭

(Neuralgic) دردِ سر جس میں بھوؤں کے اوپر تڑکڑاتا سا درد ہوتا ہے۔ برومائڈ آف پوٹاسیم کونین Bromide of Potassium Quinine

کے استعمال سے کافور ہو جاتا ہے ⁂

اگر سر میں کبھی معمولی سا درد ہو تو جلیبی پک چکنے کے بعد کا گھی لیکر دونو نتھنوں میں چڑھانا چاہیئے۔

کبھی ہاتھ پاؤں کو کچھ دیر تک گرم پانی میں رکھنے سے بھی معمولی دردِ سر سے چھٹکارا حاصل ہو جاتا ہے ⁂

(از سعید احمد اعجاز - سیالکوٹی - پٹنہ)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعلق غلاموں سے

غلاموں کی بد رسم جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے قبل ہی کثرت سے عرب میں رائج تھی۔ اس کی بیخکنی جس خوش اسلوبی سے حضور نے فرمائی۔ وہ آپ ہی کا کام تھا۔ چند ایک مثالیں میں ذیل میں درج کرتی ہوں:۔

اوّل بہت سے گناہوں کا کفارہ حضور نے غلام کو آزاد کرنا رکھا۔ مثلاً جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑ ڈالے۔ اُس کا کفارہ غلام کو آزاد کرنا ہے۔

آپ کا ایک غلام سے تعلق حضرت زیدؓ ایک غلام تھے حضور اُن سے اتنی محبت فرماتے۔ کہ لوگ اُن کو زیدؓ ابن محمدؐ کہنے لگے پھر اپنے آقا کا یہ عمدہ سلوک غلاموں کے ساتھ دیکھ کر حضور صلعم کا ہر ایک صحابی دل و جان سے غلاموں کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آتا کیونکہ سب صحابہ کرامؓ حضور کی ہر ادا پر اور ہر اشارہ پر عمل کرنیکے حریص تھے پھر حضور نے اسی غلام کو یعنی حضرت زیدؓ کو آزاد کر کے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ کا اُس سے نکاح کر دیا اس طریق سے حضور نے غلاموں کو وہ درجہ مساوات دیا۔ جو کہ حضور جیسے رحیم کریم انسان کے سوا اور کسی سے امید نہ تھی۔ اس طریق سے گویا غلاموں پر سے غلامی کا کلنگ کا ٹیکہ ہمیشہ کے لئے مٹا کر ان کو اپنے خاندان کے برابر کر دیا ⁂

پھر کثرت کے ساتھ ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ کہ غلاموں کو آزاد کیا گیا۔ اور ان کے والدین ان کو لینے کے لئے آئے۔ مگر وہ غلام محض رسول کریم صلعم کی مہربانی و شفقت اور سلوک کو دیکھکر اپنے سگے والدین کے ساتھ اپنے وطن کو نہ گئے ⁂

اسی زمانہ کی جنگ میں جب بہت سے لوگ ایک غلامی کی زنجیر میں آگئے۔ تو رسول کریم صلی اللہ وسلم نے اُس قوم کے معزز شخص کی لڑکی سے نکاح کر لیا تاکہ اس لڑکی کے رشتہ داروں کو بوجہ تعلق صہری سب صحابہؓ بوجہ حضور کے تعلق کے آزاد کر دیں چنانچہ سب نے ایسا ہی کیا ⁂

نہایت ہی شرم کا مقام ہے ان لوگوں کیلئے اور جھوٹے ہیں وہ لوگ جو آنحضرت صلعم پر یا اسلام پر الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے غلامی کا رواج دنیا میں رائج کیا کیونکہ آپ نے تو غلامی کی ہمیشہ کے لئے جڑ کاٹ دی اور ان کو مساوات کا وہ درجہ دیا جسے دنیا میں آج تک نہ کسی نے دیا اور نہ آئندہ کوئی دیگا۔

صلی اللہ علیہ وسلم۔ صل علیٰ محمدؐ

محمودہ بیگم بنت سیّد غلام حسین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ۔ منٹگمری

عام امراض کے سہل علاج

منہ کے چھالے۔ جو اکثر گرم روٹی کھانے یا کوئی گرم چیز استعمال کرنے سے پیدا ہوں۔ ذیل کا نسخہ اس کے لئے اکسیر صفت ہے۔

صرف نیلا تھوتھا ایک رتی چھٹانک بھر پانی میں گھول کر غرارے کریں۔ ایک دو دفعہ استعمال کرنے سے آرام ہوگا۔

ہچکی آنا۔ بعض اوقات دفعتاً ہچکی آنا شروع ہوجاتی ہے۔ جو کسی طرح بند نہیں ہوتی۔ نمک سرخ کھرل کرکے نسوار لیں۔ فوراً بند ہوجائیگی۔

پیچش۔ ہلیلہ سیاہ۔ روغن زرد میں چرب کرکے آہنی توے پر بھونیں۔ وہ سرخ ہوجائے۔ تو پھر ٹھنڈا کرکے پیس رکھیں۔ چھ ماشہ سرد پانی کے ساتھ کھلائیں۔ کھاتے ہی محسوس ہوگا۔ کہ آرام ہے۔ آزمودہ اور بے خطر علاج ہے۔

خارش کے لئے اکسیر نسخہ۔ ایک چھٹانک مکھن کو اکیس مرتبہ پانی سے دھولیں۔ اور اس میں دو تولہ کافور اور دو تولہ مردہ سنگ جو سنہری مائل اور پتھر ملی قسم کی ڈلی ہوتی ہے۔ دونوں چیزیں باریک پیس کر ملالیں۔ دوا تیار ہے۔ جہاں خارش ہو۔ اسے لیپ کردیں۔

داد کے لئے ایک تولہ نیلا تھوتھا۔ دو تولہ گائے کے مکھن میں خوب کھرل کریں۔ دونو یک جان ہوکر مرہم بن جائیں گے۔ یہ داد چنبل اور کھجلی کے لئے بے حد مفید ہے۔

دانت کا درد۔ انگوری سرکہ شہد میں ملاکر پکائیں۔ اور پھٹکری بریاں ملاکر گاڑھی لیئی بنالیں۔ دانت ہلتا یا درد کرتا ہو۔ تو سوتے وقت انگلی سے ملیں۔ مفید ہے۔

چورن ہاضم طعام۔ مرچ سیاہ۔ گلو۔ سونٹھ۔ زیرہ سیاہ اور نمک ملاکر چورن ملالیں۔ اور ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک کھانے کے بعد پانی کے ہمراہ کھایا کریں۔ ہاضمہ درست رہیگا۔

ضعف بصارت۔ ہر روز ایک گھنٹہ تک پاؤں ٹھنڈے پانی میں ڈبو رکھیں۔ اور گرم غذا سے پرہیز رکھیں۔ چند دنوں تک مسلسل استعمال کرنے سے بینائی میں نمایاں فرق معلوم ہوگا۔

نکسیر کا خون خواہ کیسا ہی چل رہا ہو۔ اس علاج سے بند ہوجاتا ہے۔ کھریا مٹی کا لیپ پیشانی پر کردیں۔ اور اونٹ کے بال جلاکر ان کی خاک کی نسوار دیں۔ نہایت مجرب نسخہ ہے۔

مصباح کی توسیع اشاعت

مصباحی بہنوں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے مصباح کی اشاعت بڑھائیں۔ اسوقت حال یہ ہے کہ اکثر خریداروں کے نام بقایا ہے اور انہوں نے سال حال کا چندہ ادا نہیں کیا۔ اور کئی ایسے نام ہیں جن کے ذمے پچھلے سال کا چندہ ہے اور ہم نے مجبوراً ان کے نام سے اخبار بند کردیا ہے۔ لیکن گذشتہ بقایا تو ہمیں ادا کردینا چاہیئے۔ (ایڈیٹر)

طاقت کی بے نظیر دوا

کناریسی رونس کناریسی رونس نہایت بیش قیمت کشتوں اور قیمتی ادویات سے مرکب دوائی ہے۔ سردی اور گرمی میں یکساں استعمال ہو سکتی ہے۔ دماغ کو طاقت [illegible] آواز کو صاف کرتی ہے رنگ کو نکھارتی ہے۔ دل کو فرحت بخشتی ہے۔ جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ کھانا ہضم کرتی ہے۔ عورتوں کے جملہ امراض میں مفید ہے۔ ایام میں درد۔ کثرت یا قلت حیض۔ حمل کا نہ ٹھیرنا۔ یا اسقاط ہو جانا۔ بچے کا کمزور پیدا ہونا۔ سب امراض کیلئے شفا بخش ہے۔ افسردگی۔ خفقان۔ وہم۔ کام سے نفرت۔ ان سب تکلیفوں کا علاج ہے۔ اس کے استعمال سے عورتوں کا دودھ بڑھتا ہے۔ اور بچہ مضبوط پیدا ہوتا ہے۔ پرانے نزلہ اور بخار کے لئے نہایت مفید ہے۔ تھکان کو دور کرتی ہے۔ بینائی کو طاقت دیتی ہے۔ قیمت باوجود ان سب خوبیوں کے دو روپے (عہ) فی شیشی علاوہ محصول ڈاک۔ تین شیشی ۵؍ ۔ چھ شیشی ۱۰؍

دلکشا ہیر آئل بالوں کا خیال نہ صرف عورتوں کیلئے ضروری ہے۔ بلکہ مردوں کیلئے بھی دلکشا ہیر آئل نہ صرف بالوں کو خوبصورت۔ ملائم۔ مضبوط اور لمبا کرتا ہے۔ بلکہ بفہ یعنی سکری کا بھی علاج ہے۔ پس عورت اور مرد اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ ۔ اور تین شیشی راتہ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

دِلکشا عطر ہمارے کارخانے میں ہر قسم کے عطر نئے طریق پر تیار کیئے جاتے ہیں۔ ان عطروں کے بنانے میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ عطر کی خوشبو پھول سے مشابہ ہے۔ ڈیڑھ روپیہ سے لیکر آٹھ روپیہ تک ہر قسم کے عطر مل سکتے ہیں۔

سُرمہ نورانی آنکھوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ گکرے۔ بصارت کی کمزوری۔ آنکھوں کی سُرخی۔ دھند۔ جالا۔ شب کوری۔ ناخنہ۔ زخم۔ پانی کا بہنا۔ سب امراض میں مفید ہے۔ قیمت دو روپے فی تولہ۔

دلکشا سنون دانتوں کی صفائی۔ مسوڑوں کی مضبوطی۔ خون کو روکنے۔ منہ کی بدبو۔ اور دانتوں کے ہلنے اور ان کے کیڑوں کے دور کرنے کے لئے اور درد دندان کے لئے مفید ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

ملنے کا پتہ

مینیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

اخبار مصباح ۔ قادیان دارالامان ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

دستی رومال پر اس ننھے سے پھول

کو ریشم سے کاڑھئے۔

"نسیم"

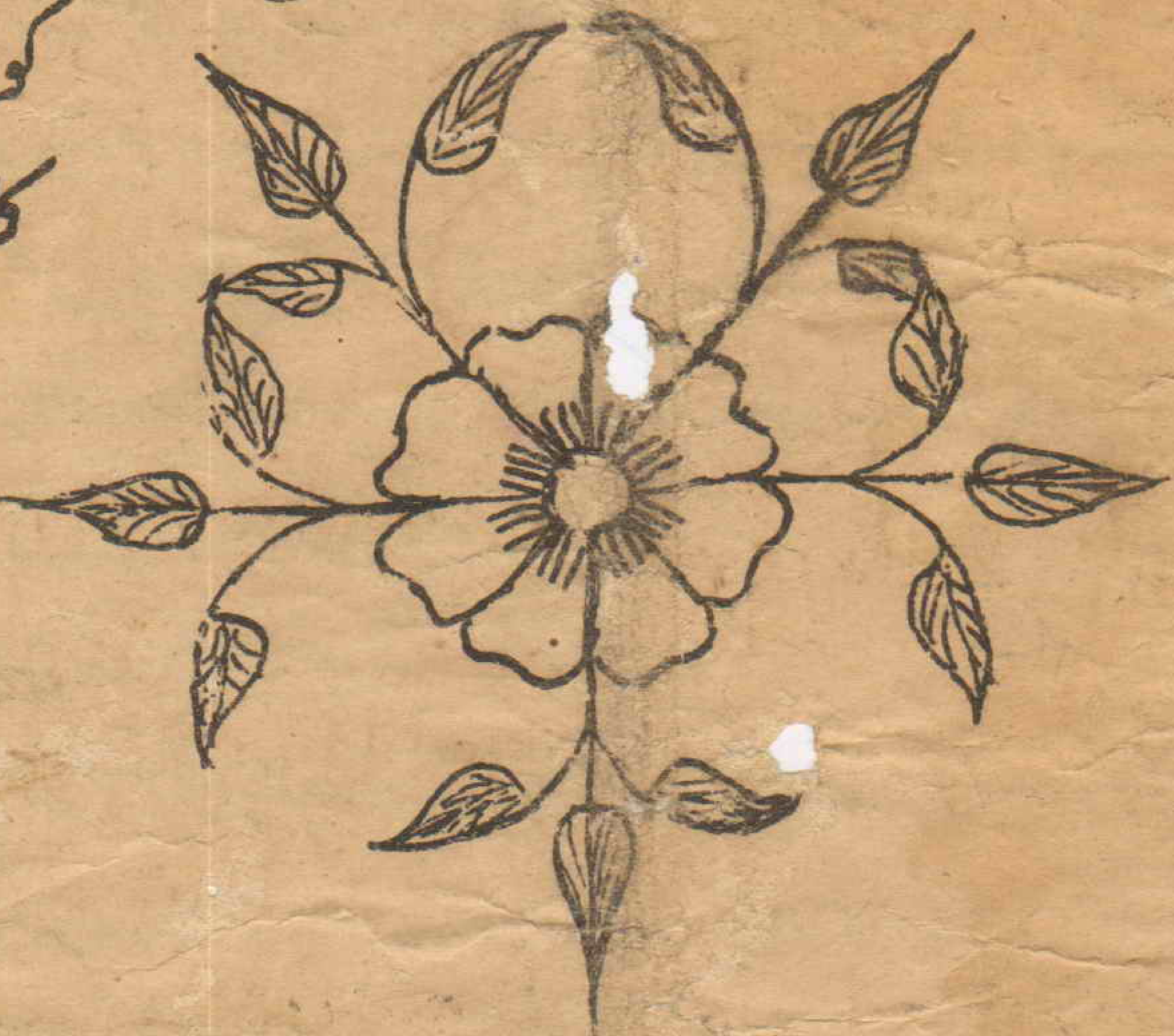

دستی رومال کا پھول

دستی رومال پر ہیم سٹیچ کرنے کے بعد چاروں کونوں پر اس خوبصورت پھول کو D.M.C کاٹن سے کاڑھئے۔

"نسیم" کیمبل پور

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا